بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

ماہنامہ

خدام الاحمدیہ

ربوہ

فتح 1356 ہش — دسمبر 1977ء

(خدام الاحمدیہ)

محمد شفیق قیصر

Digitized by khalafat Library Rabwah

With

COMPLEMENTS

NISAR

&

COMPANY

IMPORTERS ◂▸ EXPORTERS

14, IFTIKHAR BUILDING,

CHAUBURJI, LAHORE. (Pakistan)

Cables : CENSUP

Telephones : Office : 54176
Residence : 414533

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by khalafat Library Rabwah

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی

پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

تشحیذ الاذہان

ربوہ

ماہنامہ

فتح ۱۳۵۶ ہش

جلد ۲۰ نمبر ۱۲

دسمبر ۱۹۷۷ء

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

نصیر احمد قمر • عبد السمیع خان • منیر احمد جاوید

★ پبلشر: محمد شفیق قیصر ★ پرنٹر: سید عبد الحی

★ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

★ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان، دار الصدر جنوبی ربوہ

فہرست

•	اللہ کے مددگار (قال اللہ تعالیٰ)	صفحہ ۲
•	راستے سے ٹھوکر کی چیز ہٹا دو (قال الرسولؐ)	۳
•	سب سے اچھا سلوک کس سے کرنا چاہیئے (اداریہ)	۴
•	رشک (واسطہ القرآن)	۵
•	یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے (نظم)	۸
•	محترم مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا (انٹرویو)	۹
•	رحمۃ للعالمینؐ	۱۹
•	بزم تشحیذ	۲۳
•	ننھے ادیب	۲۵
•	خبرنامہ تشحیذ	۳۰
•	انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش ۸	۳۳
•	ناصرات کے صفحات	۳۵
•	لطیفے	۳۶
•	پیارے بچو! (نظم)	۳۹

• جن خریداران تشحیذ کا چندہ ختم ہے ان کی خدمت میں بذریعہ کارڈ یاد دہانی کروائی جا رہی ہے براہ کرم چندہ اور کارڈ یا چندہ اور خریداری نمبر جلیسہ سالانہ کے موقع پر ضرور ہمراہ لیتے آئیں اور چندہ دفتر میں جمع کروا کر ثواب حاصل فرمائیں۔ نیز سالانہ دس روپے ہے۔

(منیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اللہ کے مددگار

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ" (الصف)

اے ایمان والو تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ!

تشریح:

اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ اللہ کے مددگار ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ ہمارا محتاج نہیں کہ اُسے ہماری مدد کی ضرورت ہو، اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہر کام میں، ہماری مدد فرمائی ہے۔ اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اللہ کے دین کی اور اللہ کے بندوں کی مدد کریں، دین کی مدد دراصل اپنی ہی مدد ہے۔ اس لئے کہ دین ہمارا ہی بھلائی اور خیر خواہی چاہتا ہے۔

دین کی سب سے پہلی اور بڑی مدد یہ ہے کہ ہم خود اس پر عمل کریں اس کے بعد جن پر ہمارا اثر ہے ان کو دین کے سچے راستہ پر چلائیں۔

جس بات میں دیکھیں کہ دین کا پلہ کسی طرح ہلکا پڑ رہا ہے وہاں اپنا دھن، من، تن سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیں۔ جان، مال، قلم زبان اور دماغ ہر چیز سے اللہ کے دین کی خدمت کے لئے ہر دم کمربستہ و تیار رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں دین کو قائم کرنے، تبلیغ دین کرنے اور اللہ تعالیٰ کے مددگار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

قَالَ الرَّسُوْلُ (ص)

راستہ سے ٹھوکر کی چیز ہٹا دو.

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ."

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی اے خدا کے نبی مجھے کوئی ایسی بات بتایئے کہ میں اس سے فائدہ حاصل کروں فرمایا مسلمانوں کے راستے میں سے تکلیف اور ٹھوکر کی چیز ہٹا دیا کرو!

تشریح:

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے یہی کافی نہیں کہ مسلمان کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں بلکہ یہ بھی چاہیئے کہ وہ خود اپنے بھائیوں کی تکلیف دور کرنے اور فائدہ پہنچانے میں کوشش کرتا رہے کم از کم یہ کہ جس راہ میں مسلمانوں کو ٹھوکر لگنے کا ڈر ہو اس راہ سے ٹھوکر کی چیز کو دور کر دے۔ راہ اور ٹھوکر سے معمولی راستہ اور اینٹ پتھر ہی مراد نہیں بلکہ جس طریق عمل سے کسی مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اُسے اس سے آگاہ کر کے اس تکلیف سے بچا لیا جائے۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

اداریہ

سب سے اچھا سلوک کس سے کرنا چاہیئے؟

انسان کو ہر ایک کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا چاہیئے۔ امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا، ہر ایک اس بات کا حق دار ہے کہ انسان اس سے اچھی طرح پیش آئے، اُس کا ادب کرے اور اُس سے نیک سلوک روا رکھے۔ جو دو سروں سے اچھی طرح پیش نہیں آتا وہ یا اخلاق آدمی نہیں کہلا سکتا۔ سو گویا اچھے سلوک کے تو سب ہی حق دار ہیں۔ سوال یہ ہے کہ سب سے اچھا سلوک کس سے کرنا چاہیئے؟ اس کا جواب ہمارے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں بیان فرمایا ہے وہ سنیئے اور توجہ اور غور سے سنیئے!

ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے حضورؐ سے پوچھا یا رسول اللہؐ! میں سب سے اچھا سلوک کس سے کروں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اپنی والدہ سے! اُس نے پوچھا۔ اس کے بعد کس کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کروں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اپنی والدہ سے۔ اُس شخص نے تیسری بار پھر یہی سوال کیا۔ حضورؐ نے پھر یہی فرمایا کہ اپنی والدہ سے۔ جب اس نے چوتھی بار پھر سوال کیا کہ حضورؐ! والدہ کے بعد میں کس سے سب سے اچھا سلوک کروں؟ تو حضورؐ نے فرمایا۔ اپنے والد کے ساتھ۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؐ نے والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے اور اُن کی خدمت بجالانے کی کس قدر تاکید فرمائی ہے۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ماں باپ کا ادب، اُن کی اطاعت اور خدمت آپ کے لئے بیحد ضروری ہے۔ اس کے بغیر آپ خدا اور رسول کے فرمانبردار نہیں کہلا سکتے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا آپ سے خوش ہو اور اُس کا رسولؐ آپ سے راضی ہو تو آپ کو چاہیئے کہ آپ ماں باپ کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کریں اور ان کی خدمت بجالانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب بچوں کو رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ایسا نمونہ قائم کرنے والے ہوں کہ جو دنیا کے دوسرے بچوں کیلئے رہنمائی کا موجب ہو اور وہ بھی اس بارے میں آپ کی تقلید کر کے یہ سعادت پائیں۔ آمین!

Digitized by khalafat Library Rabwah

رشک اور حسد

عام لوگ رشک اور حسد کے معنی ایک سمجھتے ہیں لیکن ان دونوں لفظوں کے معانی میں بہت فرق ہے۔

رشک کوئی بُری چیز نہیں اور حسد کی عادت بہت ہی بُری ہے۔

جب کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کے دل میں کوئی ایسی اچھی بات دیکھتا ہے جو خود اُس میں موجود نہ ہو تو اس کے دل میں دو قسم کے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ نعمت عطا فرما دے۔ کسی چیز کے لئے اس قسم کی خواہش پیدا ہو تو اُسے "رشک" کہتے ہیں۔ یہ کوئی بُری بات نہیں۔

آپ کسی کے پاس روپیہ پیسہ دیکھتے ہیں یا کسی نے علم زیادہ حاصل کیا ہے یا آواز اچھی پائی ہے۔ یا اس کی عادات اچھی ہیں یا اس میں کوئی اور نعمت اپنے سے زیادہ دیکھ کر چاہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ویسا ہی علم یا اچھی عادتیں یا روپیہ پیسہ یا اچھی آواز عطا فرمائے۔ تو اس طرح بھی کوئی بات چاہنا ٹھیک ہے۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔

لیکن کسی کی نعمت دیکھ کر اگر یہ جی چاہے کہ ہمیں یہ چیز ملے یا نہ ملے مگر اس کی یہ نعمت چھن جائے یا غارت ہو جائے تو اُسے حسد کہتے ہیں۔ یہ اتنی بری عادت ہے کہ انسان کی تمام نیکیوں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیتی ہے۔

حسد کے لئے اردو میں جلن کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حسد کرنے والا اندر ہی اندر جلتا رہتا ہے جس سے وہ حسد کرتا ہے اس کا تو کچھ نہیں بگڑتا مگر حسد کرنے والے کا خون ہمیشہ کھولتا رہتا ہے۔ وہ آپ اپنی آگ میں جلتا رہتا ہے اور گویا اپنی اس بُری عادت کی سزا خود ہی بھگتتا رہتا ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا انسان اپنی ترقی کی فکر تو کرتا نہیں۔ ہمیشہ اسی فکر میں رہتا ہے کہ فلاں شخص ہم سے فلاں بات میں کیوں زیادہ ہے اور کیا طریق اختیار کیا جائے کہ وہ اس بات میں ہم سے بڑھ چڑھ کر نہ رہے۔ وہ دن رات اسی ادھیڑبُن میں لگا رہتا ہے۔ اپنا کچھ نہیں بنا سکتا اور دوسرے کا کچھ بگاڑ بھی نہیں سکتا۔ پھر اس کا حسد اور زیادہ تیز ہو جاتا ہے اور اسی طرح دوسرا تو ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور حسد کرنے والا ترقی کی بجائے تنزل کی طرف گرتا چلا جاتا ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ آپ کسی سے خوبیوں میں بڑھ نہیں سکتے۔ نہ دوسرا سب باتوں میں آپ سے بڑھ سکتا ہے۔ کچھ باتیں آپ میں زیادہ ہوں گی اور کچھ خوبیاں دوسروں میں زیادہ ہوں گی۔

زیادہ دور نہ جائیں۔ اپنے سکول میں ہی اپنی کلاس میں ہی دیکھیں۔ آپ کے ہم جماعتوں میں کسی کا حساب سب سے اچھا ہے تو کوئی انگریزی میں سب سے زیادہ نمبر لیتا ہے۔ کوئی جغرافیہ میں سب سے اوّل رہتا ہے اور کوئی تاریخ میں آگے ہوتا ہے۔ یہ اپنے اپنے شوق اور دلچسپی کی بات ہے۔ کسی کو کسی قلم سے لگاؤ ہوتا ہے اور کسی کو کسی مضمون سے دلچسپی ہوتی ہے۔

پس چاہیئے تو یہ کہ جس مضمون میں آپ دوسروں سے اچھے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور جس میں کسی سے کم ہیں اس میں زیادہ محنت کریں اور کوشش کریں کہ آپ کی کمزوری جاتی رہے اور آپ سب سے بڑھ جائیں۔

لیکن اگر آپ کسی بات میں دوسروں سے کم تر ہیں تو ان سے حسد ہرگز نہ کریں بلکہ یہ سوچیں کہ ایک بات میں اگر آپ میں کمی ہے تو دوسری بات میں دوسروں سے بڑھے ہوئے بھی ہیں۔

اگر آپ کی کلاس کا ہر لڑکا جو کسی دوسرے سے کسی بات میں کم ہو حسد کرنا شروع کر دے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پوری کلاس ہی حسد کی آگ میں جلنے لگے اس طرح سب کی ترقی رُک جائے گی۔ ایک اس غم میں سلگتا رہے گا کہ میرا فلاں سے اچھا کیوں نہیں؟ دوسرا یہ سوچ کر افسوس کرتا رہے گا کہ ہم کرکٹ میں سب سے اوّل کیوں نہیں؟ تیسرا یہ دیکھ کر کڑھتا رہے گا کہ حساب میں ہمارے تیس سب سے زیادہ کیوں نہیں ہیں۔ غرض اس طرح تمام کلاس افسوس اور رنج۔ غم اور حسد کا ایک گھر بن جائے گی اور حاصل کچھ نہ ہوگا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

آپ کی کلاس کا ہر لڑکا آپ کا بھائی ہے اگر آپ کا کوئی بھائی کسی خوبی میں اچھا درجہ یا اچھا نام پائے تو اس پر آپ کو خوش ہونا چاہیئے نہ کہ حسد کرنا چاہیئے حسد آپس میں بے اتفاقی اور دشمنی پیدا کرتا ہے اس دشمنی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی اچھے کام میں بھی کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا جبتا وقت اپنے کو اونچا کرنے اور اپنے آپ کو بنانے میں لگنا چاہیئے تھا وہ دوسروں کو گرانے اور بگاڑنے میں ضائع ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم نے سورۃ فلق میں ہمیں چند بری چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ان بری چیزوں میں سے ایک حسد بھی ہے۔ فرمایا:

"وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ"

اور حسد کرنے والے کے حسد کے شر سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر حسد اتنی بری بات نہ ہوتی تو قرآن پاک میں اس سے اللہ کی پناہ مانگنے کو کیوں کہا جاتا؟

(بھائی جان!)

○

اقوالِ زرّیں

- حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو بھسم کر دیتی ہے۔
- آہستہ بولنا، نیچی نگاہ رکھنا اور میانہ چال چلنا ایمان کی نشانی ہے۔
- تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں:-
  (۱) سلام میں پہل کرنا۔
  (۲) دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا
  (۳) مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔
- تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے پہلو میں بیٹھنے والے ہیں۔ (یعنی ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے)

مرسلہ: چوہدری محمد یونس شاہد مجلس سدّہ کی ضلع گجرات)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

یہ میرا خدا ہے، یہ میرا خدا ہے!

بچوں کو چھوٹی چھوٹی نظمیں بہت اچھی لگتی ہیں۔ وہ انھیں اکثر زبانی یاد کر لیتے ہیں اور فارغ وقت میں انھیں پڑھ پڑھ کر اپنا دل خوش کرتے ہیں اور جب اپنی سریلی آواز میں اپنے والدین یا دوسرے بزرگوں کو سناتے ہیں تو وہ خوش ہو کر شاباش دیتے ہیں۔ ہم آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک نہایت پیاری نظم سناتے ہیں جو حضورؓ نے بچوں کے لئے لکھی ہے۔ مزہ تب ہے کہ آپ اسے زبانی یاد کر کے دکھائیں۔ جب آپ یہ نظم یاد کر کے اپنے بڑوں کو سنائیں گے تو وہ آپ کو بہت بہت شاباش دیں گے۔ دیکھیں آپ میں سے کون کون شاباش کے حق دار بنتے ہیں۔

مری رات دن بس یہی اک دعا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

اُسی نے ہے پیدا کیا سب جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو

وہ ہے ایک اُس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر

ہر اک شے کو روزی وہ دیتا ہے ہر دم
خزانے کبھی اُس کے ہوتے نہیں کم

وہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے
وہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے

کوئی شے نظر سے نہیں اُس کے مخفی
بڑی سے بڑی ہو کہ چھوٹی سے چھوٹی

دلوں کی چھپی بات بھی جانتا ہے
بروں اور نیکوں کو پہچانتا ہے

وہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پر اُن کے کرامت

ہے فریاد مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا

گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا

یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے، یہ میرا خدا ہے،

Digitized by khalafat Library Rabwah

آیئے بزرگوں سے ملیں

انٹرویو

عبدالسمیع خان

مولانا ظہور حسین صاحب جماعت احمدیہ کے ان بزرگ مجاہدین میں سے ہیں۔ جنہوں نے سینکڑوں میل دور دیار غیر میں جاکر تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا اور خدا کی راہ میں مخالفین کے ہاتھوں بے پناہ تکالیف جھیلیں روسی میں آپ کی قید و بند کی داستان "آپ بیتی مجاہد بخارا" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ ذیلی میں آپ کا انٹرویو جو ماہ اکتوبر میں لیا گیا تھا۔ آپ ہی کے الفاظ میں پیش خدمت ہے ——— (ادارہ)

محترم مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا

میری پیدائش غالباً ۱۸۹۹ء کی ہے۔ میرے والد محترم کا نام شیخ حسن بخش تھا۔ میرے والد صاحب میرے بچپن میں ہی اس دنیا سے رحلت پا گئے تھے۔ ہم تین بہن بھائی تھے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میرے سب سے بڑے بھائی شیخ محمد حسین صاحب، جو جہلم میں انسپکٹر ڈاکخانہ جات تھے مجھے اپنے ساتھ جہلم لے گئے اور میرے منجھلے بھائی شیخ مظہر حسین صاحب تبلیغ کے لئے قادیان چلے گئے۔

جس وقت میں بڑے بھائی کے پاس جہلم گیا میں چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا لیکن وہاں میرا دل بالکل نہیں لگتا تھا اس لئے میرے بڑے بھائی نے غالباً ۱۹۱۰ء کے آخر پر مجھے قادیان بھجوا دیا اور خدا کے فضل سے وہاں میرا دل ایسا لگا کہ گھر آنے کو بھی نہ چاہتا تھا۔

قادیان میں پانچویں جماعت میں داخل ہو گیا۔ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم مولوی سراج الدین صاحب نے چند دنوں کے بعد مجھے مشورہ دیا کہ [illegible] اور لگاؤ۔ میرے منجھلے بھائی شیخ مظہر حسین [illegible] میری تربیت کی ذمہ داری [illegible] اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے [illegible] میں داخل ہو گیا۔ [illegible] پانچویں جماعت

Digitized by khalafat Library Rabwah

میں داخل کر رہے ہیں ازراہِ شفقت میری سفارش فرمائیں کہ مجھے پانچویں جماعت میں رہنے دیا جائے۔

مَیں نے حضورؓ کی خدمت میں خود حاضر ہو کر یہ درخواست پیش کی۔ آپؓ نے فوراً اسی کاغذ پر لکھا کہ اسے مدرسہ احمدیہ میں داخل کر لیا جائے۔ مَیں خوش ہو کر گھر آیا اور سمجھا کہ مجھے پانچویں جماعت میں ہی رہنے دیا جائے گا۔ لیکن میرے بڑے بھائی صاحب نے کہا کہ تمہیں غلطی لگی ہے۔ حضورؓ نے سفارش نہیں کی بلکہ فرمایا ہے کہ اسے عربی مدرسہ میں پڑھایا جائے جہاں عربی کی بڑی بڑی کتب پڑھی پڑھائی جائیں گی اور وہ تم کیسے پڑھو گے؟ اس لئے حضورؓ کی خدمت میں عرض کرو کہ مجھے پانچویں میں ہی رہنے دیا جائے۔

مَیں پھر حضورؓ کے پاس گیا اور عرض کی کہ نہ میرے باپ نے عربی پڑھی اور نہ میرے دادا نے مجھے تو قرآن کریم بھی اچھی طرح پڑھنا نہیں آتا۔ عربی کی اتنی بڑی بڑی کتابیں کس طرح پڑھوں گا؟

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے جوش سے آنکھیں بلا کر فرمایا:

"تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم مدرسہ احمدیہ میں پڑھو"

آپؓ کے اس فرمان کا مجھ پر گہرا اثر ہوا اور مَیں نے جا کر صاحب سے کہا کہ اب مَیں مدرسہ احمدیہ میں ہی پڑھوں گا۔ چنانچہ مَیں مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل ہو گیا۔

میری درخواست پر حضرت خلیفۃ اولؓ نے اپنے صاحبزادے مولوی عبدالحیؓ صاحب کے مولوی محمد علی صاحب کے پاس بھجوایا تاکہ وہ میرا وظیفہ لگا دیں۔ چنانچہ مولوی عبدالحیؓ صاحب مجھے ان کے پاس لے گئے۔ مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ سالانہ اتنی گنجائش ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ چھ روپے ماہوار دیا جا سکتا ہے۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا کہ باقی رقم مَیں خود ادا کروں گا۔

چند دنوں بعد جب حضورؓ درس دینے کے لئے مسجد تشریف لائے تو مَیں حضورؓ کے سامنے صف پر بیٹھا ہوا تھا۔ حضور نے میرا نام لئے بغیر میرا ذکر کیا اور سارا واقعہ بتایا۔ مَیں اندر ہی اندر سخت شرما رہا تھا اس کے بعد مجھے حضورؓ سے قدرتی محبت ہو گئی جب آپ کے درس کے بعد ہم مسجد اقصیٰ کی آخری سیڑھی پر پہنچے تو کھڑے ہو گئے۔ ایک ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور فرمایا:-

تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ عربی
پڑھنے والوں کو رزق نہیں دیتا
مجھے دیکھو مَیں نے بھی تو عربی کے
یہی حرف پڑھے ہیں"

چنانچہ خدا شاہد ہے کہ آج تک کبھی مجھے رزق کی تنگی نہیں آئی۔ (فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!)

اس زمانہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (المصلح الموعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدرسہ احمدیہ کے افسر تھے اور سکول میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہر ہفتہ جو اجلاس ہوتا تھا اس میں یہی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ اس مدرسہ کے قیام کی اصل غرض یہ ہے کہ حضرت عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اور حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ جہلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قائم مقام علماء پیدا ہوں اور تمہیں اسی مقصد کے لئے یہاں پڑھنا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ دنیا کمائے تو وہ چلا جائے اور دنیا کمائے۔

میرے دل نے اسی وقت یہ کہا تھا کہ میں اس غرض کو پورا کروں گا۔ افسوس اللہ!

کچھ دنوں بعد جہلم میں میرے بڑے بھائی شیخ محمد حسین کو میرے وظیفہ لگنے کا پتہ چلا تو انہوں نے فوراً خط لکھا کہ اس کا وظیفہ بند کر دیا جائے اور بیس روپے بھیج دیئے۔

۱۹۱۴ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر بیٹھے تو آپؓ نے ایک دفعہ ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ:-

"کوئی سلسلہ تنخواہوں کے ذریعہ تبلیغ کر کے کامیاب نہیں ہوا اس لئے نوجوان اس عہد کے ساتھ اپنی زندگیاں وقف کریں کہ کسی موقع پر بھی ہم سے کچھ نہیں مانگیں گے اور ہم جہاں چاہیں ان کو بھیجیں گے۔"

اس پر اس عاجز نے بھی زندگی وقف کرنے کی درخواست پیش کر دی۔

جب ۱۹۱۵ء میں میں نے مولوی فاضل پاس کیا تو میرے بڑے بھائی نے لکھا کہ اب تم گھر آ کر کپڑا وغیرہ کی تیاری کرو۔ میں نے جواب دیا کہ

"میں زندگی وقف کر چکا ہوں اور حضورؓ کے منشاء کے مطابق کام کروں گا۔"

اس پر انہوں نے علیحدہ خرچ بھیجنے پر معذرت کر دی۔ اس کے بعد حضورؓ کی ہدایت پر مبلغین کلاس میں داخل ہو گیا۔ حضورؓ نے چند علماء سے مشورہ لے کر نصاب تیار کیا اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کو نگران مقرر فرمایا۔ اسی طرح میاں شریف احمد صاحبؓ کو بھی داخلہ لینے کی ہدایت کی۔ جب تین سال بعد پہلی مبلغین کلاس فارغ ہوئی تو فتنہ ارتداد ایک خطرناک صورت اختیار کر چکا تھا۔ ریاست کشمیر میں بھی آریوں نے منصوبہ کیا کہ مسلمانوں کو آریہ بنائیں۔ دہلی کے چند غیور نوجوانوں نے "ینگ مین ایسوسی ایشن" قائم کی اور ہر فرقہ کے لیڈر کو تبلیغ کے لئے لکھا تاکہ آریوں کا مقابلہ کیا جا سکے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجھے کشمیر جانے کا ارشاد فرمایا۔ حضورؓ کے پرائیویٹ سیکرٹری مولانا عبدالرحیم صاحب درد نے مجھے ہدایت کی کہ کسی سے کچھ مانگنا یا لینا نہیں ہے۔ اس وقت قادیان میں گاڑی نہیں تھی اس لئے میں بٹالہ پہنچ کر اسٹیشن پر گاڑی کا انتظار کرنے لگا۔ اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ میں گذارہ کس طرح کروں گا تو معاً اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ صحابہ کرامؓ

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایک ایک کھجور کھا کر گذارہ کرتے تھے۔ مَیں چنے لے لوں گا اور پانی پی کر گزارہ کروں گا۔ اسی طرح صحابہؓ درختوں کے پتے کھا کر گذارہ کرتے تھے میں بھی کھا لونگا۔

جب میں جمّوں پہنچا تو انجمن نے مجھے کرایہ کے پانچ روپے دیئے اور جموں سے ۱۲ میل کے فاصلہ پہ ایک علاقہ میں بھیجا۔ لیکن مَیں نے کرایہ لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جہاں آپ مجھے بھیجیں گے مَیں جاؤں گا۔ میرے چند مخلص احمدی دوستوں نے کہا کہ تم نے تو مانگا نہیں اور وہ خود بخود دے رہے ہیں پھر تم کیوں نہیں لیتے؟ مَیں نے کہا کہ ہرگز نہیں لوں گا۔

اسی اثناء میں ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا خط آیا کہ تمہارا الاؤنس پندرہ ۱۵ روپے مقرر کیا جاتا ہے مَیں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اُدھم پور پہنچ کر قرآن مجید کا درس دینا اور بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا۔

ایبٹ آباد کا ایک نوجوان مبلغ بھی ان دنوں وہاں آیا ہوا تھا اور عصر کے بعد سربازار تقریر کرتا تھا۔ مَیں نے اسے قتالیہ کی دعوت دی جس پر وہ تیار ہو گیا اپنے قتل شدہ بھائیوں کا بدلہ لینے کے لئے وہ میرے ساتھ جانے کو تیار ہو گیا۔

مَیں نے سوچا کہ مَیں بھی اپنا نام کیوں نہ پیش کر دوں؟ لیکن پھر سوچا کہ حضورؓ خود فرمائیں تو ٹھیک ہے۔

دوسرے دن درد صاحب نے مجھے بتایا کہ حضورؓ نے آپ کا نام تجویز فرمایا ہے۔ اس پر مَیں نے فارسی سیکھنی شروع کر دی۔ شہزادہ عبدالمجید صاحب بھی تبلیغ کے لئے روس بھیجنا ہے وہ میرے علم میں ہے"

مَیں نے عرض کیا۔ "نہیں حضور!" اس سے قبل حضورؓ نے مولوی محمد امین صاحب کو بخارا میں بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ:۔

"مَیں نے جس عالم کو تبلیغ کے

صاحب بھی تمہارے ساتھ جانے تھے۔ حضورؓ نے تجارت سے ۵۰۰ روپیہ کی منظوری دلوائی۔ ۱۹۲۶ء میں لندن کے لئے روانہ ہوئے تو ہم بھی حضورؓ کے ساتھ ہی چل دیئے۔

اس اثناء میں حضورؓ کو قلبی جلانا تھا اور ہمیں لاہور سے حضورؓ نے اسٹیشن پر ہی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حال سے ہم کوئٹہ پہنچے۔ وہاں سے دوسرے روز ہم ۲۰ میل فاصلہ پر شہر پہنچے۔ یہ سارا سفر کچے راستہ پر تھا۔ کچھ حصہ پر دو گھوڑا گاڑی پر کیا اس سفر میں ۲ گھنٹے صرف ہوئے۔ شہر پہنچ کر مجھے تپ محرقہ ہو گیا۔ شہزادہ صاحب تو وہاں سے

Digitized by khalafat Library Rabwah

تہران چلے گئے لیکن میں ۲۱ دن بیمار رہا۔ میں نے پاسپورٹ حاصل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ ایک رات بارہ بجے میں نے حضورؒ کو خط لکھا اور دعا کی درخواست کی۔

پاسپورٹ نہ ملنے کی وجہ سے ایک رات ایک نوجوان کے ساتھ سرحد پار کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا لیکن سرحد پہ پہنچتے ہی گرفتار کر لیا گیا۔ اور میری تلاشی لی گئی انھیں مجھ پہ انگریزوں کا جاسوس ہونے کا خدشہ تھا۔ ۱۴۔ ۱۵ دن وہاں رہا۔ پھر ۳ ماہ سمرقند کے سیاسی قید خانے میں گزارے۔ وہاں پہ ۳۔۴ ایرانی اور ۵ مقامی افراد تھے۔ اس عرصہ میں نہ تو غسل کر سکا اور نہ لباس تبدیل کر سکا۔ قید خانے کے افراد ایک دوسرے سے جرم پوچھتے اور ایک دوسرے کو تسلی دیتے لیکن مجھے کوئی نہ پوچھتا۔ اس دوران میرا پیارا خدا خوابوں میں مجھے تسلی دیتا رہا۔ دو قابل ذکر واقعات اس قید خانہ میں پیش آئے۔ ایک تو حضورؒ نے خواب میں مجھے بتایا کہ میں نے تمہیں تبلیغ کے لئے بھیجا ہے اور تم چپ کر کے بیٹھے ہو اس پر میں بہت شرمندہ ہوا اور استغفار کی۔

مجھے روسی زبان سیکھنے کا خیال آیا تو میں نے قید خانے کے ایک ساتھی کے ذریعہ جسے فارسی آتی تھی ایک روسی پائلٹ سے زبان سکھانے کی درخواست کی۔ اور اس طرح میں نے روسی زبان سیکھنی شروع کر دی۔

انہی دنوں ایک ایرانی کو میرے متعلق خواب آئی اور پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ اسے تاشقند لے گئے ہیں اور فیصلہ یہ ہوا ہے کہ اسے گولی مار دی جائے جب باہر لے جانے لگے تو آواز آئی کہ اس کو نہ مارو یہ میرا بندہ ہے۔

آواز صاف تھی لیکن کہنے والے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ دوبارہ اور سہ بارہ آواز آئی۔

اس کے بعد اس کے سوا سب لوگ رہا ہو گئے۔ میں دھنس گئے۔ مجھے تاشقند اور ماسکو میں جو تکالیف آئیں وہ بالکل اسی خواب کی شرح تھیں بعض دفعہ تو مجھے مرنے کا یقین ہو گیا تھا۔

تین ماہ اشک آباد میں گزار کر مجھے تاشقند لے جایا گیا۔ کیونکہ اس میں سنٹرل جیل تھی۔ وہاں پہ میرا باقاعدہ بیان لینا شروع ہوا۔ کئی دفعہ وہ مغرب کے وقت شروع کرتے اور سحری کے وقت تک میرا بیان لیتے رہتے۔ جب بیان سے انھیں یہ بات معلوم نہ ہو سکی کہ میں جاسوس ہوں تو انہوں نے تاشقند کے سب سے تجربہ کار جاسوس عبدالغفار کو میرے کمرے میں قیدی کی شکل میں بھیجا تاکہ وہ سراغ لگائے کہ میں جاسوس ہوں۔

اس کے قید خانے میں آنے کے دوسرے دن میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے اس کمرے میں ۷۔۸ قیدی میرے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور تشہد کی حالت میں ان میں سے ایک نے میری آنکھوں میں چونے کی راکھ ڈالی ہے۔ جس

Digitized by khalafat Library Rabwah

سے میری ایک آنکھ مکدر ہو گئی ہے۔ میں نے سمجھا کہ مجھے ان میں سے کسی سے تکلیف پہنچے گی۔ چنانچہ چند ہی دن بعد مجھے یقین ہو گیا کہ یہی جاسوس ہے کچھ دنوں بعد اس نے حکومت کو بتایا کہ یہ واقعی انگریزوں کا جاسوس ہے۔ جس پر افسران کو بہت شک ہو گیا۔ حتیٰ کہ ــــ میرے کمرے کے لوگ ــــ بھی ڈر گئے اور جس محبت اور اخلاص سے مجھ سے ملتے تھے وہ ختم کر دیا

اس کے بعد وہ مجھے ایک دوسرے قید خانے میں لے گئے جس میں زمین دوز کمرے قیدیوں کے لئے تھے اور اوپر حکومت کے کمرے تھے۔ ایک رات ایک سپاہی نے آکر مجھے جگایا اور کہا کہ سامانیوں کو جگاؤ اور اپنا بستر باندھ لو۔ سپاہیوں کے ساتھ عبدالقادر بھی تھا۔ وہ مجھے یہ کہہ کر باہر نکل گئے۔

میں نے فوراً اپنے ساتھی کو جگایا اور کہا کہ چونکہ یہ مجھے لے جا رہے ہیں اس لئے آپ سب کو جگا دیں۔ میرے کمرے والے میرے بڑے معتقد تھے اور کئی دل سے احمدی ہو چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جب عبدالقادر اور سپاہی آئے تو انہیں یہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی کہ یہ کیوں جاگ رہے ہیں، کیونکہ ان کا منصوبہ یہ تھا کہ ایک کاغذ اپنی طرف سے جاسوسی کے متعلق لکھ کر میرے بستر میں ڈال دیں ــــ لیکن جب سارے قیدی جاگ رہے تھے تو ان میں سے ایک نے سب کے سامنے میرے بستر کا ایک ایک کپڑا جھاڑا اور پھر بچھایا۔ جس کی وجہ سے سپاہی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بچایا۔

قیدیوں نے بڑی محبت سے مجھے الوداع کیا ترک قیدی میرے بستر کو اٹھا کر قید خانے سے باہر تک لایا۔ دوسرے دن ان سب نے آنا تھا لیکن مجھے اکیلا رہنا تھا۔ رات کو ایک کمرے میں ۳ سپاہیوں نے میری مشکیں باندھیں۔ میں نے رسے کو مضبوطی سے پکڑ لیا تاکہ نہ باندھ سکیں اس پر انہوں نے مجھے بہت مارا لیکن میں نے رسہ نہ چھوڑا۔ آخر جب انہوں نے رومال میرے چہرے پر رکھ کر سانس بند کیا تو میں نے مجبوراً رسہ چھوڑ دیا۔ انہوں نے میرے دونوں ہاتھ پیچھے لے جا کر سختی سے باندھے جس سے مجھے بے حد درد ہوا۔ پھر مجھے لٹایا اور دوبارہ باندھا۔ پھر ایک چوڑا تختہ منگا کر اس پر لٹایا اور اس کے ساتھ باندھ دیا۔ ساری رات میں اس کمرے میں پڑا رہا۔ اس وقت میں نے خدا کے حضور دعا کی کہ:-

"اے خدا! تو میرے آقا کو خبر دے کہ مجھے یہ تکلیف پہنچے تاکہ وہ تیرے حضور دعائیں کریں اور میری مشکل کشائی ہو"

رہائی کے بعد قادیان آکر مجھے پتہ چلا کہ حضورؓ کو اسی رات میری تکلیف دکھائی گئی۔ دوسرے ہی دن حضورؓ نے مفتی محمد صادق صاحبؓ ناظر امور خارجہ کو بلا کر فرمایا کہ میں نے یہ دیکھا ہے اب تم

Digitized by khalafat Library Rabwah

برطانیہ کے نمائندہ کی معرفت ماسکو خط لکھو کہ ہم نے اپنا ایک مبلغ ایک سال سے وہاں بھیجا ہوا ہے جس کی ہمیں کوئی خبر نہیں۔ ہمیں شک ہے کہ وہ قید میں ہے اور اس کو تکلیفیں دی جا رہی ہیں۔ صرف ایک مبلغ ہے جو ہماری طرف سے گیا ہے اس کا کوئی اور قصور نہیں اس لئے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔

جس رات کا میں ذکر کر رہا تھا۔ اس میں میرے پیشاب میں تیزابی مادہ پیدا ہو گیا اور پیٹ کا اوپر والا حصہ سخت پیشاب کی وجہ سے بہت متاثر ہوا تھا۔ دوسرے دن میری اس بیماری کو دیکھ کر ایک بڑا افسر مجھے ملنے کے لئے آیا تو میں نے انہیں سارا ظلم و ستم بتایا۔ حالانکہ میرا بیان مکمل ہو چکا تھا مگر اس نے کہا کہ آپ درخواست کریں۔ میں نے کہا میرے لئے ایک ایک دن مہینے کے برابر ہے۔ نہ معلوم آپ کو کب درخواست پہنچے۔ اس پر افسر نے حکم دیا کہ اسے قید خانے کے ہسپتال میں بھیجا جائے

جب دو ماہ بعد ٹھیک ہو کر واپس آیا تو حضورؓ کی دعاؤں کی برکت سے وہ افسر جو مجھے تکلیفیں دیتا تھا وہاں سے تبدیل ہو گیا اور ماسکو سے قید خانے کا سب سے بڑا افسر آیا۔

صبح کے وقت ایک سپاہی آیا اور اس نے کہا کہ بڑا افسر آیا ہے تم سب ترتیب سے بیٹھ جاؤ۔ اس وقت خدا نے میرے دل میں ڈالا کہ یہ تمہارے لئے برکت کا موجب ہو گا۔ چنانچہ وہ افسر معائنہ کر کے چلا گیا اور تیسرے دن اس نے مجھے اپنے دفتر میں بلا لیا جبکہ پہلے کسی افسر نے براہ راست میرا بیان نہیں لیا تھا بلکہ وہ وکیلوں کے ذریعہ میرے حالات معلوم کرتے تھے

جب میں جا رہا تھا تو خدا نے میرے دل میں ڈالا کہ زارِ روس کی پیشگوئی بیان کروں جب میں کمرے میں داخل ہوا تو اس نے مجھے کرسی دی۔ وہاں ہتھکڑی لگانے کا کوئی رواج نہ تھا۔ ترجمان ایک ترک نوجوان تھا جو میرے بیانات جو میں اس کے ذریعہ سے دے رہا تھا۔ ترجمہ کر کے بتاتا تھا۔ وہ تقریباً احمدی ہو چکا تھا افسر نے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہو کہ اگر واقعی خدا ہے اور تمہارے امام نے تمہیں توحید کی اشاعت کے لئے بھیجا ہے تو ہمیں کوئی نشان دکھائیں۔

میں نے پوچھا۔ "کون سا نشان؟"

وہ کہنے لگا کہ تمہارے امام کو علم ہو جائے کہ تم یہاں ہو اور وہ اس کے لئے کوشش کرے اور تمہیں بھی علم ہو جائے۔ میں نے بڑے آرام سے اسے کہا کہ ان کو علم ہو گیا ہے اور خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ حضورؓ کوشش کر رہے ہیں۔

اس نے دو تین دفعہ زور دے کر پوچھا کہ میں نشان مانگتا ہوں۔ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ علم ہو چکا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ کو پتہ لگ گیا ہے اور یہ افسر محض میرا امتحان لے رہا ہے کہ میں سچا ہوں یا محض اندازہ ہے۔ میں نے کہا کہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

جس طرح یہ رات ہے اور آپ میرے افسر ہیں۔ اس سے بھی زیادہ مجھے یہ یقین ہے کہ ایسا ہو چکا ہے تو اس نے مسکرا کر منہ دوسری طرف کر لیا پھر پوچھا کہ تم مجھے اپنے حق میں کیسا سمجھتے ہو تو میں نے کہا کہ دو دن قبل جب آپ آئے تھے تو خدا نے مجھے اطلاع دی تھی کہ آپ کا وجود میرے لئے برکتوں کا باعث ہے۔

اس کے بعد میں نے زار روس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ زار روس ظلموں کی وجہ سے تباہ ہوگا اور اس کو سزا دینے والے خدا کے فرشتے کے مطابق کام کریں گے۔ میں ابھی ترجمان کو یہ بتا ہی رہا تھا کہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کاغذ سے کر کہا کہ یہاں پر لکھ دو۔ افسر نے ساری بات سننے کے بعد کہا کہ کیا یہ پیشگوئی واقعہ سے پہلے کی ہے؟ میں نے کہا یقیناً اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ پیشگوئی "براہین احمدیہ" میں موجود ہے اور یہ میری انگلستان میں موجود ہے جو آپ کے پاس ہیں۔

میرے بیان کا اس پر بڑا اثر ہوا اور کہنے لگا کہ تم آرام کی نیند سویا کرو اور فکر نہ کرو اگر کوئی افسر بھی تمہارے خلاف شکایت کرے گا تو اسے نہیں مانوں گا۔

کچھ دنوں بعد مجھے ماسکو کے قید خانہ میں بھیج دیا گیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تم جاسوس ہو اور مشنری (مبلغ) ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ اس کے علاوہ تم پاسپورٹ کے بغیر آئے ہو اور جاسوسی کی سزا گولی ہے۔ ہم تمہیں تین دن کی مہلت دیتے ہیں صحیح صحیح بتا دو!

خدا تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ جس قدر وہ لوگ مجھے تکلیفیں دیتے تھے اسی قدر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میرے دل میں بڑھتی چلی جاتی تھی۔ اس عرصہ میں انہوں نے مجھے بہت تکالیف دیں۔ کپڑے اتار کر سخت سردی میں ساری رات تہہ خانے میں رکھا گیا۔ تنہا ایک چھوٹے سے کمرے میں کئی مہینے بند رہا۔ حتیٰ کہ رفع حاجت کے لئے صرف ایک برتن دیا گیا۔ بعض دفعہ لوہے کی چارپائی پر مجھے باندھ دیتے تھے۔ دوسرے کمرے میں زار روس کے کچھ ساتھی کو میرے کمرے میں لاتے تھے اور رفع حاجت کے لئے بھی وقت ہوتا تھا۔

جب زار کے بعد لینن روس کا سربراہ بنا تو اس نے کہا تھا کہ خدا نہیں ہے کئی پادری قتل کرا دیئے گئے اور سینکڑوں لوگ جلاوطن کئے گئے اور پھر خدا تعالیٰ کے حیاتر سے اٹھائے گئے۔ جب چار ماہ کے بعد میں دوسرے کمرے میں گیا اور میرے کمرے سے باہر نکلا تو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں جوش پیدا کیا کہ میں خدا کے بارے میں بتاؤں چنانچہ میں نے ۲۵ آدمیوں کے سامنے ۱۵ منٹ تک یہ تقریر کی کہ خدا موجود ہے اس وقت مجھے حضور کا یہ ارشاد جوش دلا رہا تھا ؎

"اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام نہ لیا جا سکے کہیں"

Digitized by khalafat Library Rabwah

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ بلانا پڑے ہمیں"

کچھ دنوں بعد اخبار میں شائع ہوا کہ ایک ہندوستانی مجنون آیا ہے اور کہتا ہے کہ خدا ہے چونکہ میں بہت کمزور ہو گیا تھا اس لئے مجھے ہسپتال بھیجا گیا۔ ایک دن خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اگر یہ پوچھیں کہ خدا ہے؟ تو رومی میں جواب دینا۔ اس کے تیسرے دن ایک سپاہی نے کہا کہ افسر بلا رہے ہیں۔ میں گیا اور دیکھا کہ ۲۰۔ افراد بیٹھے ہیں۔ میں نے ٹوپی اتار کر سلام کیا اور کرسی پہ بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھ سے پہلا سوال ہی یہ کیا کہ کیا خدا موجود ہے؟ تو میں نے کہا کہ خدا ہے اور مجھے یقینی طور پر اس بات کا پتہ ہے اور لینن نے بہت برا کیا کہ اس نے کہا خدا نہیں ہے۔ یہ سن کر وہ سب حیران رہ گئے۔ میں کافی دیر تک ہستی باری تعالیٰ کے متعلق تبلیغ کرتا رہا۔ جس کے بعد وہ سب ادب سے مجھ سے ملے اور مصافحہ کیا۔

پندرہ دن بعد ایک سپاہی آیا اور پوچھا کہ "ظہور حسین کون ہے؟" اور بتایا کہ تمہیں ہندوستان بھیجا جائے گا۔ مجھے پاس روپے دیئے گئے۔ دو سال بعد پہلی دفعہ انگور، بسکٹ اور انڈے ملے اور خدا کا بہت بہت شکر ادا کیا۔ پھر سمندری جہاز کے ذریعہ تہران پہنچا۔ میرے پاس ایک چھوٹا سا لٹریچر تھا۔ تہران میں شہزادہ عبدالمجید صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ پھر بغداد اور بصرہ کے راستے کراچی پہنچا اور ایک ہفتہ کے بعد قادیان مقدس پہنچ گیا۔ میری آمد کی خوشی میں قادیان کے اداروں میں چھٹی کر دی گئی۔

روس میں میری قید کا عرصہ کم و بیش ۲ دو سال ہے۔ قید خانے میں مجھے حضورؓ کی دعاؤں پر اتنا یقین تھا کہ میں کئی دفعہ کہتا کہ رشتہ داروں کو بھی میرا اتنا فکر نہیں جتنا حضورؓ کو ہے۔ مجھے حضورؓ کی عظمت کی جھلک بھی دکھائی گئی اور میں نے بہت استغفار کی کہ میں نے حضورؓ کی قدر نہیں کی قید کے دوران ہی میں نے کئی خوابوں میں دیکھا کہ بہت سے روسی قادیان آئے ہوئے ہیں۔

قادیان واپس پہنچ کر پنجاب، یوپی اور اڑیسہ۔ کلکتہ اور بہار میں جماعت کی خدمت کرتا رہا۔ جامعہ نصرت میں دینیات کی کلاس کو پڑھاتا رہا۔ ایک سال مدرسہ احمدیہ میں استاد رہا۔ پاکستان میں بھی جامعہ احمدیہ میں ۲۔۳ سال پڑھایا۔ ۱۹۵۷ء میں ریٹائر ہوا۔ اس کے بعد چیف انسپکٹر بیت المال کے فرائض ۵ سال تک انجام دینے کی توفیق پائی۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی رشتہ ناطہ کے نمائندے میرے سپرد کئے۔ مسجد اقصیٰ قادیان اور پھر ربوہ میں ۳۰ سال تک قرآن کریم کا درس دینے کی سعادت پائی۔ جلسہ سالانہ پر بھی ۲۵ سال تقاریر

Digitized by khalafat Library Rabwah

کی توفیق ملی۔

میں بچوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ عظیم الشان وجود جس کی آنحضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ وہ آ گیا۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں اور ہمارا پہلا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کریں اور آپ کی دل و جان سے اطاعت کریں اور جو لوگ اسلام کی اشاعت میں حصہ لیتے ہیں یقیناً خدا تعالیٰ ان کو بڑی بڑی برکتوں سے نوازے گا۔ انشاء اللہ العزیز)

○

دوستی کی کرنیں

- اچھے دوست کی مثال اس پھل دار درخت کی ہے جس کے سایہ سے راحت، پھل سے لذت اور خشک ہونے پر اس کی لکڑی سے ہزاروں فائدے ملتے ہیں۔
- اگر دوست کانٹا ہے تو تمہارا لپٹا ہوا دوپٹا اگر کمخواب ہے تو تمہارا بُنا ہوا
- دوست وہ نہیں جو پانی خشک ہو جانے پر مرغابی کی طرح اُڑ جائے بلکہ وہ ہے جو کنول کے پھول کی مانند حق و خانہ جانے جب تالاب کے ساتھ ہی مرجھائے
- اپنے دوست کو اپنی خالص ترین محبت دے دو۔ مگر راز نہ دو کہیں یہ اندھا و عمدہ اعتماد تمہیں ناگ کی طرح ڈس نہ لے
- زندگی میں سب سے مہنگی چیز عزت ہے اور سب سے قیمتی چیز دوست ہے۔
- دوست وہ نہیں جو وقت کا غلام کرے بلکہ ایسا دوست ہو جس کی رفاقت سے وقت زندہ ہو جائے
- پرانی چیزیں بہت کم استعمال اور اعتماد کے لائق ہوتی ہیں۔ مگر دوستی جتنی پرانی ہو گی اتنی ہی مضبوط اور اتنا ہی اعتماد پیدا ہو گا۔
- دوست کی خوشحالی پر حسد کرنا کم بختی ہے۔
- وہ انسان سعید سے غریب ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔

(ظاہر کاشمیری۔ واہ کینٹ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

اخلاق احمد انجم۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

ہمارے ہادی، ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصائص بزرگی و برتری کے کامل مظہر تھے اور خدا کی مدح آپ میں پھونکی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات آپ کے خلق عظیم میں آفتاب کی مانند روشن نظر آتی ہیں۔ آپ رحیم تھے، کریم تھے۔ مالکیت کی صفت آپ کو عطا ہوئی۔ آپ ہی شفیع المذنبین قرار پائے۔ اور آپ ہی رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ کی رحمتوں اور آپ کی شفقتوں کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ غور کرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہزار دل سلام اور لاکھوں درود ہوں) کی بعثت سے قبل ملک عرب میں جنگل کے قانون کی حکمرانی تھی۔ لوگ انسانیت سے بے بہرہ تھے اور حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے تھے۔ انتہائی گندی میں ملوث تھے۔ قمار بازی اور ڈاکہ زنی جیسی امراض میں مبتلا تھے۔ لیکن احساس تک نہ تھا۔

خدا کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مخلوق کی یہ حالت دیکھی تو اس کا محبت بھرا اور شفیق دل یہ برداشت نہ کر سکا۔ اس کے دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوئی۔ اس کا جگر پانی ہو گیا۔ اٹھا اور خدا کے آستانہ پر گڑگڑایا اور خدا کے عرش کو ہلا دیا۔ اس کی آہ و بکا اور گریہ و زاری سن کر عرش کے فرشتے بھی رو پڑے۔

خدا نے آپ کو اپنے نور سے منور فرمایا اور مخلوق کی اصلاح کے لئے کھڑا فرمایا۔ اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ مخلوق کے لئے محبت اور درد رکھنے والا یہی دل ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی و نفسی و روحی) نے ان کو اپنے پروں کے نیچے لیا اور ان کی ایسی تربیت کی کہ وہ حیوان سے چوپان بن گئے اور حضور کی قوت قدسیہ سے علم و معرفت کے آسمان کے ستارے اور ایک دنیا کے معلم بن گئے۔ آپ نے ہی انہیں انسانیت کا شرف عطا فرمایا۔ سچی اور خالص علمی اور عملی توحید کا درس دیا۔ جو ہر صداقت کی جان ہے۔ انسانی سر کو مالک حقیقی کے قدموں میں جھکنا سکھایا۔ وہ گویا کی طرح تھے۔ آپ نے ان کو نہلایا دھلایا اور اپنے

Digitized by khalafat Library Rabwah

محبت بھرے سینے سے لگایا تو وہ سونے کی ڈلی بن گئے۔ اسی لئے آپ کے روحانی فرزند جلیلؑ نے اپنے عربی قصیدہ میں فرمایا جس کا مفہوم درج ذیل ہے۔

"تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا پھر تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔"

یہ تو تھی باطنی اور روحانی رحمت ——

اب آیئے دوسرے پہلو کی طرف — کبھی کسی کے ظلم کا انتقام نہ لیا۔ بلکہ ظلم کا جواب عفو سے دیا۔ گالی کا جواب دعا سے دیا۔ دیکھئے۔ پیار سے آقا نے مخلوق کی ہمدردی کے لئے قدم اٹھایا تو لوگوں نے آپ کو مارنا شروع کر دیا۔ آپ کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے۔ آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر مروڑا گیا — آپ کی پیٹ مبارک پر خلیفہ اونٹھری رکھ دی گئی — آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا۔ کون سا دکھ ہے اور کون سی تکلیف ہے جو میرے ہادیؐ کو نہ دی گئی ہو لیکن میرے ہادی کا اسوۂ قولاً خلقاً فرمائیے! "اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ" کہ خدا کے حضور ان کی ہدایت اور ان کی بھلائی کی درخواست فرماتے ہیں —— یہ اس لئے نہیں کہ نعوذ باللہ آپ کمزور تھے یا آپ کسی سے ڈرتے تھے —— نہیں آپ کو تو ما کلیف کی صفت عطا کی گئی تھی۔ آپ چاہتے تو سزا دے سکتے تھے لیکن:

"لیا ظلم کا عفو سے انتقام"

علیک الصلوٰۃ علیک السلام"

حضورؐ طائف کے سفر پر جاتے ہیں۔ تو آپ کو پتھر مار مار کر لہولہان کیا جاتا ہے۔ جوتوں میں خون جم جاتا ہے اور چلنا دشوار ہو جاتا ہے اس وقت خدا کا فرشتہ حاضر ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے۔ یا رسول اللہؐ اگر اجازت ہو تو یہ پہاڑ ان پر گرا دوں پھر یہ لوگ پیس جائیں ——

جواب سنئے میرے محسنؐ کا! "نہیں نہیں ایسا نہ کرنا۔ مجھے تو رحمۃ للعالمینؐ بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی مارنے کے لئے نہیں زندہ کرنے کے لئے آیا ہوں!"

"یا رب صل علی نبیک دائما
فی ھذہ الدنیا وبعث ثانیا"

فتح مکہ کے دن جان کے دشمنوں اور خون کے پیاسوں کے لئے اِذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کا نعرہ بلند کیا۔ تو میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے —— اس دن کوئی اور ہوتا تو کین کن کر بدلے لیتا۔

یہ تو تھا آپ کا عفو۔ اب ملاحظہ ہو شفقت۔

آپ کی شفقت صرف انسانوں کے لئے ہی نہ تھی حیوانوں کے لئے بھی تھی۔ چند نظارے انسانوں پر شفقت کے دیکھئے!

زید جو حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے جب حضرت خدیجہؓ نے اسلام قبول کیا اور آنحضورؐ سے شادی کی تو حضرت خدیجہؓ نے اپنے دوسرے مال کے ساتھ حضرت زیدؓ کو بھی حضورؐ کے حوالے کیا حضورؐ نے فرمایا۔ "جاؤ تم آزاد ہو" لیکن

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت زیدؓ کی دو رمیں فکر نے یہ سمجھ لیا کہ مجھے اس ہستی سے بڑھ کر اور کوئی شفیق نہیں ملے گا۔ آپؐ کی شفقت نے زیدؓ سے اپنے ماں باپ چھڑوا دیئے بچپن جیسے معاشرہ کے لئے ناسور سمجھا جاتا تھا اور پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا اسے جینے کا حق عطا کرنے والے بھی سارے حضورؐ ہی تھے۔ صنف نازک پر حضورؐ کے اس احسان کا ذکر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا یوں فرماتی ہیں :۔

"دکھ بیشتر نظر وہ وقت بھی جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
وہ رحمت عالمؐ آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انسان کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے"

آپؐ کی شفقتیں صرف اس غلام پر ہی نہ تھیں۔ غلام زادہ اسامہ بن زیدؓ پر بھی تھیں اور حضرت عائشہؓ سے اکثر فرمایا کرتے تھے۔

"یا عائشۃ أحبیہ فانی
أحبہ"

اے عائشہ تو بھی اس سے محبت کر
کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں

اور صرف یہی نہیں بلکہ ایک دن حضرت حسنؓ اور ایک رات پر اسامہؓ کو بٹھا لیتے اور اللہ سے دعا فرماتے :۔

اللّٰھمّ أحبّھما فانی
أحبّھما

اے اللہ میری محبت کے صدقے ان سے محبت فرما۔

آپؐ کی شفقت عورتوں، بچوں، غلاموں اور مساکین پر بھی تھی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی خصوصی تعلیم دی اور خادموں اور غلاموں سے متعلق فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی اور مددگار ہیں۔ اور اسی طرح آپؐ نے یتیموں اور مسکینوں سے حسن سلوک کی تعلیم دی جو آپؐ کی شفقت اور رحمت پر ایک زبردست دلیل ہے۔

چالوروں پر شفقت کا نظارہ دیکھئے۔ بلکتے ہوئے اونٹ کی فریاد پر آپؐ کا دل بھر آیا اور اس کے مالک سے خرید کر اسے آزاد کر دیا۔

پھر مرغی کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا اور ذبیحہ کو تیز چھری سے ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

چڑیا کے بچے کی آہ و بکا کو سن کر بڑے درد سے یہ فرمانے والے اُرْحَمُوْا رَحِمَہٗ لَھَا (ان بچوں کی ماں پر رحم کرو) رحمۃ للعالمینؐ ہی تھے۔

آخر میں میری خدا تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہمیں بھی حضورؐ کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

"اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد
وبارک وسلّم انّک
حمید مّجید"

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

بزمِ تشحیذ

★ آج کل تشحیذ میں "نئے ادیب" اور "شگفتہ شگفتہ" کے علاوہ دوسرے صفحات میں دلکشی کم ہوتی ہے۔ مثلاً "گمشدہ انگوٹھی" (ڈرامہ) میں کوئی مرکزی خیال نہیں تھا۔ تقریباً نصف لطائف نقل شدہ تھے۔ "بزمِ تشحیذ" میں ہندتجاویز کے جواب میں میری ناچیز رائے ہے کہ تشحیذ کا سائز کم کر کے صفحات بڑھانے کی بجائے انہیں صفحات کو پُرلطف اور دلچسپ بنایا جائے۔ ٹائیٹل پر تاثر یا پرندے کی تصویر کی بجائے احمدیہ مساجد میں سے کسی ایک کی تصویر اور اندرون پرچہ ان کا تعارف کروایا جائے۔ اس طرح ایک بہترین البم تیار ہوگی۔ قلمی دوستی کی بجائے ایک سلسلہ تعارف شروع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ جس میں مختلف جماعتوں کے مہتمم اطفال و ناظرات سے متعارف کروایا جائے۔

(قدسیہ نور۔ چھرہ شاہ مقیم)

★ کافی عرصہ سے اپنے پیارے تشحیذ کا مطالعہ کر رہی ہوں اور یہ میرا سب سے پسندیدہ رسالہ ہے۔ پورا مہینہ اس کا انتظار رہتا ہے اور جب یہ آتا ہے تو جب تک پورا رسالہ نہ پڑھ لوں۔ نہیں چھوڑتی پہلی دفعہ ارادہ کیا ہے کہ خط لکھوں۔ رسالہ پہلے سے کافی دلچسپ ہے۔ بچوں کا صفحہ الگ رکھ کر آپ نے انصاف کا حق ادا کیا ہے۔ اس صفحہ میں معلومات بہت کام کی ہوتی ہیں۔

(عروسہ خاور۔ سٹیلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ)

★ میں کافی عرصہ سے اپنے پیارے تشحیذ کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ رسالہ کافی دلچسپ اور کافی مفید ہوگیا ہے۔ ماہ اکتوبر کا رسالہ پڑھا تمام ہی مضامین بڑے اچھے تھے۔ سلسلہ مضامین "آیئے بزرگوں سے ملئے!" بہت ہی عمدہ ہے۔ پہلا انٹرویو بہت پسند آیا۔ کہانی "عیب وطن"۔ ڈرامہ "گمشدہ انگوٹھی" اور نئے ادیب میں تمام مضامین بہت ہی اچھے تھے۔ "شگفتہ شگفتہ" کا سلسلہ بہت ہی پیارا ہے۔ خبرنامہ تشحیذ بہت پسند آیا۔ کبھی کبھی مضمون کا ذکر کردیں۔ ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر دلچسپ ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

(منیر احمد کھوکھر۔ نوشہرہ (گوجرانوالہ)

★ کافی عرصہ سے اپنے پیارے تشحیذ کا مطالعہ کر رہی ہوں اور یہ میرا سب سے پسندیدہ رسالہ ہے۔ پورا مہینہ اس کا انتظار رہتا ہے اور جب یہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

شگفتہ

● حضرت حاتم اصمؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں تو حضرت حاتم اصم رحمؒ نے فرمایا:-

"جب نماز کا وقت آتا ہے تو بڑی احتیاط سے وضو کرتا ہوں۔ تاکہ کوئی سنت یا مستحب چھوٹ نہ جائے۔ وضو کر کے جائے نماز پر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ کعبہ کو اپنے منہ کے سامنے اور رب العالمین کو اپنے سر پر حاضر جانتا ہوں۔ جنت کو اپنے داہنی طرف اور دوزخ کو بائیں طرف خیال کرتا ہوں اور ملک الموت کو اپنے پیچھے۔ تعظیم سے "اللہ اکبر" کہتا ہوں نہایت ادب کے ساتھ قرأت کرتا ہوں۔ سمجھتا ہوں اور نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی انکساری کے ساتھ گردن جھکا کر التحیات پڑھتا ہوں۔ پوری امید کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔ خوف الٰہی کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہوں اور نماز قبول ہونے کی امید اور نہ قبول ہونے کا ڈر دل میں لے کر نماز سے فارغ ہوتا ہوں۔ اور آئندہ ساری عمر ایسی ہی نماز پڑھنے کا عہد اپنے دل میں کرتا ہوں اور پورے تیس سال سے اسی طرح نماز پڑھتا آرہا ہوں۔"

ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم انہیں کی طرح انکساری اور عاجزی سے نماز ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(امۃ القدوس قدسیہ۔ راولپنڈی صدر)

● ایک دہریہ ہارون الرشید کے دربار میں آیا اور کہنے لگا:-

"اپنی سلطنت کے سب سے بڑے عالم کو طلب کیجئے۔ میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر مناظرہ کروں گا اور اسے قائل کروں گا کہ خدا کا کوئی وجود نہیں۔"

خلیفہ نے امام اعظمؒ کو بلا بھیجا۔ امام صاحب نے فوراً آنے کا وعدہ کیا۔ لیکن دربار میں کافی تاخیر سے پہنچے۔ دہریئے کو موقع ہاتھ آگیا اور اس نے شور مچایا کہ اتنے بڑے عالم دین نے وعدہ خلافی کی ہے اور وقت کی پابندی کا لحاظ نہیں رکھا۔

ہارون الرشید کے دریافت کرنے پر امام صاحبؒ نے فرمایا: "میرا گھر دریائے دجلہ کے پرلے کنارے پر ہے یہاں آنے کے لئے دجلہ کو عبور کرنا تھا۔

لیکن گھاٹ پر کوئی کشتی نہ تھی۔ میں مذہب کے

Digitized by khalafat Library Rabwah

علم میں کھڑا تھا کہ کنارے پر سے ایک درخت ٹوٹ کر گرا۔ خود بخود اس کے تختے بن گئے اور ان تختوں سے فوراً ہی ایک کشتی بن گئی اور کشتی نے مجھے دوسرے کنارے پر پہنچا دیا۔"

یہ سن کر دہریہ چلا اٹھا:

"بالکل لغو اور بکواس! یہ کیسے ممکن ہے کہ کشتی بنانے والا نہ ہو اور کشتی خود بخود تیار ہو جائے۔"

امام صاحبؒ نے جواب میں فرمایا:۔

"جب ایک چھوٹی سی کشتی خود بخود تیار نہیں ہو سکتی تو پھر یہ اتنی بڑی اور حیرت انگیز کائنات بغیر کسی خالق کے کس طرح وجود میں آ سکتی ہے؟"

یہ دلیل سن کر دہریہ دم بخود رہ گیا۔

(شفیق احمد الحق۔ ربوہ)

● ایک مرتبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے جبریل! تمہاری عمر کتنی ہے؟

تو جبریلؑ نے عرض کیا۔ "حضور مجھے کچھ خبر نہیں۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ پچھلے حجاب میں ایک نورانی ستارہ ستر ہزار برس کے بعد چمکتا تھا۔ میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ چمکتے دیکھا ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:۔

"وَعِزَّةِ رَبِّي أَنَا ذٰلِكَ الْكَوْكَبُ!"

"میرے رب کی قسم! میں ہی وہ نورانی ستارہ ہوں۔"

(نام نہیں لکھا)

ایک دفعہ ایک پادری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا۔ اس بات پر بحث ہو رہی تھی کہ عربی زبان مختصر ہے کہ انگریزی آپؑ نے فرمایا۔ "اچھا "میرا پانی"۔ اس کی انگریزی کیا ہے؟"

کہنے لگا۔ "MY WATER" (مائی واٹر)

حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ "عربی میں صرف "مَائِیْ" کا لفظ کہنا کافی ہے۔"

اس پر وہ شرمندہ ہو گیا۔ تو یہ خدائی تصرف تھا کہ خدا نے آپؑ کے منہ سے ایسا ہی لفظ نکلوایا جو عربی میں اپنے اندر اختصار رکھتا ہے۔"

(ماخوذ از تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء)

(مرسلہ: الطاف قدیر۔ اٹلانٹک سوسائٹی کراچی)

بچوں کیلئے عمدہ کتب

- تبلیغ کی راہیں" مکمل سیٹ — ۶ روپے
- یاد رکھنے کی باتیں — ۷۵ "
- شمائل احمد — ۵۰ "

جلسہ کے ایام میں ہر بک سٹال سے مل سکتی ہیں (سیکرٹری اشاعت)

Digitized by khalafat Library Rabwah

تحفۂ ادیب

خدمتِ خلق

۱۹ رجون ۱۹۷۷ء کی شام کا واقعہ ہے میں اپنے ایک عزیز افضال احمد کے ساتھ موٹر سائیکل پر اپنے گاؤں سے ضروری کام کے سلسلہ میں تریمی شہر جا رہا تھا۔ ہم دونوں موٹر سائیکل پر سفر کر رہے تھے۔ جب ایک میل کا فاصلہ طے کر کے بڑی سڑک پر (جو کچی تھی) آئے تو ہمیں اپنے سامنے پندرہ بیس افراد کھڑے ہوئے نظر آئے۔ جب کچھ اور قریب ہوئے تو دیکھا ایک شخص دھوپ میں سڑک پر نیم بے ہوش پڑا تھا۔ میں نے موٹر سائیکل روک لی۔ نیم بے ہوش آدمی نے آہستہ سے پانی مانگا۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑا حیرانی ہوئی کہ تمام افراد اس مسافر کو کھڑے دیکھتے رہے اور کسی نے اس کے قریب آکر اس کا حال پوچھنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ میں نے قریب جا کر سب سے پہلے اس کے جوتے کھولے اور اسے دھوپ سے اٹھا کر سایہ میں لے آیا۔ اپنے ساتھی کو میں نے فوراً موٹر سائیکل پر تریمی ڈاکٹر کے پاس بھجوایا اور خود بھاگ کر قریبی نالے سے پانی لا کر اسے پلایا۔ اس نے کچھ پانی پیا۔ کچھ میں نے تھوڑا سا پانی اس کے سر۔ پاؤں ہاتھوں اور منہ پہ چھڑکا۔ مجھے دیکھ کر دوسرے تمام لوگ بھی قریب آ گئے۔ انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ اگر یہ شخص خدانخواستہ مر گیا تو تمہیں مشکل پیش آ جائے گی۔ میں نے ان کی باتوں کی پرواہ نہ کی۔ مجھے انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت اس کی جان کی فکر تھی۔ میں اپنا عمل دہراتا رہا اور ساتھ دعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ اس مسافر کو اپنے فضل سے صحت دے دے۔ چنانچہ میری اس معمولی سی کوشش سے وہ بیس منٹ کے اندر اندر نہ صرف پوری طرح ہوش میں آ گیا، بلکہ باتیں بھی کرنے لگا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ پیدل سفر کے دوران اسے Sun-Stroke (لُو لگ جانا) ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اُسے

Digitized by khalafat Library Rabwah

نہ صرف بے ہوشی ہو گئی بلکہ ہاتھ پاؤں بھی کام کرنا چھوڑ گئے تھے۔

ہوش میں آنے کے بعد میں نے تمام لوگوں سے ان کے رویّہ پر اظہار افسوس کیا اور انہیں مختصراً انسانی ہمدردی کے بارے میں خاص طور پر جبکہ مریض مسافر تھا ان کی ذمہ داری بتائی میری باتوں سے وہ لوگ بہت شرمندہ ہوئے۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے معذرت چاہی۔

اتنے میں میرا ساتھی ڈاکٹر صاحب کو لے کر آگیا۔ ڈاکٹر صاحب نے مسافر کو اچھی طرح دیکھا۔ دوائیں دیں اور واپس چلا گیا۔ انہوں نے بھی انسانی اخلاق کا ایسا نمونہ دکھایا کہ اصرار کے باوجود فیس قبول نہ کی بلکہ دواؤں کے پیسے لینے سے بھی انکار کر دیا۔

بہرحال یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ نیک کام احمدیت کے خادم کے ہاتھوں ہوا۔ اور میں انسانی خدمت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

اس مریض مسافر کو ہم اپنے ساتھ گھر لے آئے اور اسے تین دن آرام سے رکھا۔ اس کی حتی الوسع خدمت کی یہی نہیں توفیق ملی جب وہ بالکل تندرست ہو گیا تو ہم اسے موٹر سائیکل پر بٹھا کر اس کے گھر چھوڑ آئے۔

ہمارے اس انسانی جذبہ سے وہ مسافر بہت خوش ہوا۔ ہمیں بہت سی دعائیں دیتا رہا

پیارے نشمیدی بھائیو! اگر آپ کو بھی اس قسم کا کوئی واقعہ پیش آئے تو آپ بھی احمدیت کے طفیل نصیب ہونے والے جذبۂ انسانی ہمدردی کے تحت سب سے پہلے دکھی انسان کی مدد کریں تا ہمارا خدا اور ہمارے آقا ہم سے راضی ہوں۔ آمین!

(محمود احمد۔ ٹنڈو محمد خان)

○

دین کی راہ میں قربانی

حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل نے اسلام قبول کرنے کے بعد عہد کیا کہ جتنی دولت اسلام کی مخالفت میں خرچ کر چکا ہوں اس سے دوگنی خدمتِ اسلام میں خرچ کروں گا اور اسلام کے خلاف جتنی لڑائیاں لڑ چکا ہوں۔ ان سے دوگنی اسلام کی تائید میں لڑوں گا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جو فتنۂ ارتداد اٹھا اس میں نیز شام کی معرکہ آرائیوں میں اُن کے کارہائے نمایاں سے تاریخِ اسلام کے صفحات مزیّن ہیں۔ اور اسی طرح لڑائیوں کے متعلق انھوں نے اپنا عہد پورا کیا۔

مالی قربانی کا یہ حال تھا کہ لڑائیوں کی تیاری اور اخراجات کے لئے آپؓ نے کبھی ایک حبّہ بھی بیت المال سے نہ لیا۔ جب لشکرِ اسلام شام پر فوج کشی کے لئے تیار ہو رہا تھا تو حضرت ابوبکرؓ فوج کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؓ نے ایک خیمہ کے باہر دیکھا کہ چاروں طرف گھوڑے بندھے ہوئے ہیں۔ نیز بے اور دوسرا سامان جنگ بافراط رکھا تھا۔ آپؓ قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہؓ کا ہے اور سب سامان ان کا اپنا ہے۔ آپؓ نے کچھ رقم اخراجات جنگ کے لئے ان کو دینا چاہی مگر انھوں نے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ:-

"میرے پاس تا حال دو ہزار گھوڑے تیار موجود ہیں اس لئے میں بیت المال پر بوجھ ڈالنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔"

مالی قربانی کے علاوہ عزّت کی قربانی بھی انسان کے لئے بہت مشکل ہوتی ہے اور اکثر لوگ محض اسی وجہ سے ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں کہ انہیں لوگوں کی نظروں سے گر جانے کا خوف ہوتا ہے لیکن صحابہؓ کی حالت بالکل مختلف تھی اور دین کی راہ میں وہ ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔ حضرت ابن معاذؓ اپنے قبیلہ کے سردار تھے۔ آپؓ نے اسلام قبول کیا تو قبیلہ کے لوگوں کو بھی اس کی اطلاع مل گئی۔ جب آپؓ ان میں پہنچے تو کھڑے ہو کر پوچھا:-

"میں تم میں کس درجہ کا آدمی ہوں؟"

تو لوگوں نے کہا:-

"آپ سردار اور اہلِ فضیلت ہیں۔"

آپ نے فرمایا:-

"جب تک تم لوگ اسلام قبول نہیں کرو گے میں تم سے بات چیت کرنا بھی پسند نہ کروں گا۔"

آپؓ کو اپنے قبیلہ میں جو اثر و رسوخ حاصل تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شام سے پہلے پہلے تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

تو میرے احمدی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دینِ اسلام کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں

Digitized by khalafat Library Rabwah

دینے والے ہوں تاکہ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چل کر ہم بھی بلند درجات کے وارث ہوں۔

(جعفر مبین۔ ڈاگ روڈ۔ کراچی)

○

سہیلیوں کا پیار

فریحہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی لیکن بے حد لاڈ پیار سے وہ خراب نہیں ہوئی تھی فریحہ کی ایک سہیلی تھی جس کا نام نازیہ تھا وہ ایک غریب ماں باپ کی بیٹی تھی اس کے ابو فوت ہو چکے تھے اور صرف ایک بھائی تھا۔ جو مڈل پاس تھا۔ اور محنت مزدوری کر کے گزارا کرتا تھا۔

ایک دن نازی کا بھائی اسے کہنے لگا کہ "بہن! فاقے کاٹ لوں گا لیکن تمہیں تعلیم ضرور دلواؤں گا اور ڈاکٹر بناؤں گا۔

اپنے بھائی کا یہ درد بھرا عزم سن کر نازی نے پہلے سے بھی زیادہ محنت سے پڑھنا شروع کر دیا اور وہ آٹھویں کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئی اور وظیفہ بھی حاصل کیا۔ اب اس نے اور زیادہ محنت شروع کر دی۔ اب دونوں سہیلیاں دسویں میں تھیں اور خوب محنت سے پڑھتی تھیں۔ ایک دن نازی بیٹھی پڑھ رہی تھی کہ نازی کا بھائی باہر سے آیا۔ اس کا رنگ زرد اور ہونٹ خشک تھے۔ آتے ہی وہ چارپائی پر گر پڑا۔ ماں بھاگی بھاگی آئیں اور پوچھنے لگیں کہ تمہیں کیا ہوا ہے۔ مگر اس سے تو بولا نہیں جاتا تھا۔ وہ کچھ بھی نہ بتا سکا۔ نازی کی امی رونے لگیں اور اس سے بار بار پوچھتیں مگر وہ کوئی جواب نہ دے سکتا تھا۔ وہ بہت پریشان ہوتیں۔ اور نازی کو ڈاکٹر فاروق کے پاس بھیجا۔ ڈاکٹر آیا اس نے بہت ہی کوشش کی لیکن آخر وہ بھی جواب دے کر چلتا بنا۔ وہ بہت روئیں۔ خدا کے حضور گڑگڑا کر اس کی صحت کے لئے دعا کی مگر غم

"وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے"

ایک گھنٹہ کے بعد وہ سب کو روتا دھوتا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے دور بہت دور چلا گیا۔

نازی کی والدہ کا یہ صدمے سے برا حال تھا۔ انہیں بار بار بے ہوشی کے دورے پڑنے لگے۔ نازی کو بھی بہت صدمہ ہوا اور وہ کبھی چیخیں مار مار کر روتی۔ نازی کی سہیلی فریحہ بھی ان کی یہ حالت دیکھ کر نہ رہ سکی اور رونے لگی پھر گھر جا کر سیدھی اپنے کمرے میں گئی

Digitized by khalafat Library Rabwah

وہاں جا کر بھی خوب روئی۔ چونکہ اس نے دوپہر کا کھانا نہیں کھایا تھا۔ ٹیبل پر سب اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اُمّی کی امّی فری کے کمرے میں آئی۔ اسے روتا دیکھ کر پوچھنے لگیں۔ کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ جب اس نے سب کچھ بتلا دیا تو اس کی امی نے کہا۔ "بیٹی رو نہیں۔ وہ تمہاری دوست اور میری بیٹی ہے۔ تم فکر نہ کرو میں اسے پڑھاؤں گی۔ آؤ اب کھانا کھالو!"

فری کو اس حد تک خوشی ہوئی کہ نازی کی تعلیم جاری رہ سکے گی۔ چنانچہ وہ اٹھی اور منہ ہاتھ دھو کر کھانے کی میز پر آگئی۔

عصر کے وقت فری پھر نازی کے گھر گئی اور اپنی پیاری سہیلی کی دلجوئی کرتی رہی۔

تھوڑے دنوں کے بعد دونوں سہیلیاں پھر سکول جانے لگیں۔ پڑھتے پڑھتے دونوں نے ایک ساتھ ایم بی بی ایس کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ چونکہ فری اور نازی دونوں کے خاندان ایک ساتھ ہی رہنے لگے تھے۔ اور ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے۔ اس لئے نازی کی شادی فری کے بھائی سے ہو گئی۔ جو خود بھی ڈاکٹر تھا۔ اور پھر سب ہنسی خوشی رہنے لگے۔

ہمیں بھی چاہیئے کہ آڑے وقت میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور مل جل کر رہیں۔

(عطیہ طیبہ محمد آباد اسٹیٹ)

○

مینا کا گیت

بہت پرانے زمانے کا ذکر ہے کہ چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب پرندے اکٹھے ہوئے وہ چاہتے تھے کہ ایک نیا ترانہ بنائیں اور انسان کو سنائیں تاکہ ان کا دل بہلے۔ یہ گانا صرف ایک پرندہ جسے "GREAT SPIRIT" کہتے ہیں۔ وہی جانتا تھا لیکن اس گانے کو حاصل کرنے کے لئے بہت بڑے سفر پر جانا پڑتا تھا یعنی آسمان کے سفر پر۔ اور کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ جائے اور گانا حاصل کر کے واپس آجائے کیونکہ ان کے پر بہت نازک تھے۔ سب پرندے خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

مینا جانتی تھی کہ وہ گانا صرف ایک دفعہ سن لے تو اسے زبانی یاد ہو جائے گا۔ لیکن افسوس اس کے پر بہت چھوٹے اور نازک تھے۔ وہ تو صرف چھوٹا سا سفر طے کر سکتی تھی لیکن آسمان کا سفر بہت لمبا تھا۔ آخر میں باز (EAGLE) بولا۔ میں تم سب پرندوں کا بادشاہ ہوں اور میرے پر بھی بہت مضبوط ہیں۔ میں تم سب میں طاقتور بھی ہوں۔ میں ہی یہ سفر طے کر سکتا ہوں۔ اور وہ گانا حاصل کر کے لا سکتا ہوں۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

مینا نے سوچا کہ باز کے پَر دل میں واقعی اتنی طاقت ہے کہ وہ یہ دشوار سفر کر سکے۔ لیکن وہ یہ نغمہ نہ تو نوٹ کر سکے گا اور نہ یاد کر سکے گا۔ میں نازک اور کمزور سہی لیکن میرا حافظہ اس سے کہیں زیادہ تیز ہے

چنانچہ باز (EAGLE) نے اُڑنے کے لئے اپنے طاقتور پَر پھیلائے ہی تھے۔ کہ مینا جلدی سے اس کی گردن کے پَروں میں جا کر بیٹھ گئی۔ کسی پرندے نے بھی اسے نہ دیکھا۔ اوپر باز فرّے سے اُڑا چلا جا رہا تھا۔ اسے بھی یہ خبر نہ ہوئی کہ وہ چھوٹی سی مینا اس کی گردن کے پَروں میں آرام کر رہی ہے۔

اوپر باز سورج کی سیدھ میں اڑتا جا رہا تھا۔ وہ اُوپر نہیں دیکھ سکتا تھا چونکہ وہ جانتا تھا کہ سورج کی روشنی اس کی آنکھوں میں پڑے گی۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ آسمان ابھی کتنی دُور ہے۔ جب آسمان بہت تھوڑی دور رہ گیا تو باز بھی تھک گیا اور تھوڑا دیر میں اس کے پَر جواب دے گئے اب وہ پرسمیٹ لینے پر مجبور ہو گیا اور آہستہ آہستہ نیچے کی طرف گرنے لگا۔ اس وقت ننھی مینا اس کے پَروں سے نکلی اور آسمان کی طرف اُڑ گئی۔ وہ بالکل نہیں تھکی تھی چونکہ سارا وقت وہ باز کے پَروں میں آرام کرتی رہی تھی۔

آخر کار وہ GREAT SPIRIT کے گھر پہنچ گئی۔ اُس نے ایک گانا سیکھا اور واپس زمین کی طرف آنے لگی۔ راستہ میں وہ سوچنے لگی کہ میں واپس پہنچ کر بادشاہ یعنی باز کا مذاق اڑاؤں گی۔ مگر اس نے پھر سوچا کہ یہ نغمہ تو اس نے صرف باز کی مدد سے ہی حاصل کیا ہے اگر وہ باز کے پَروں پر بیٹھ نہ جاتی تو یہ نغمہ کیسے حاصل کر سکتی۔ چنانچہ اس کا سارا غرور ختم ہو گیا۔ اس نے نیچے کی طرف دیکھا۔ باز بے چارہ تمام پرندوں کے درمیان سر جھکائے کھڑا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔ میں وہ گانا حاصل کرنے میں ناکام رہا ہوں۔

تھوڑی دیر میں جھاڑیوں کے نیچے سے نہایت سریلی آواز میں گانا گانے کی آواز آئی سب پرندے اس گانے کے رس اور سُریلی آواز میں کھو گئے۔ لیکن کوئی پرندہ جھاڑیوں میں چھپی ہوئی مینا کو نہ دیکھ سکا۔ (انگریزی سے ترجمہ)

(فوزیہ .....؟)

"اگر تم لوگ اچھے کام کرو گے تو گو دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے مگر خدا تمہارا نام جانے گا اور جس کا نام خدا جانتا ہو اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

(مصلح موعودؓ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

عجیب و غریب ٹائپ رائٹر

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے شہر ہرنسویک کے ایک انجینیئر ایک ٹائپ رائٹر ایجاد کرنے میں مصروف ہیں جو ٹائپ کروانے والے کی زبان سے مضمون سن کر ٹائپ کر دیا کرے گا۔ اس طرح انگلیوں کا جھنجھٹ ختم ہو جائے گا۔ فی الحال ان کی کوششوں سے یہ مشین : بان سے سن کر ایک سے نو تک اعداد ٹائپ کر لیتی ہے۔

(نعیم احمد طارق ربوہ)

○

خواب آور مشین

امریکہ اور روس کے سائنسدانوں نے ایک خواب آور برقی مشین ایجاد کی ہے جس کے ذریعہ انسان حسب ضرورت گہری نیند لے سکتا ہے۔ نیند لانے والی دواؤں کے برعکس اس برقی مشین کے ذریعہ سونے سے انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

○

آئینۂ دل

امریکہ کی سائنسدان ٹیم نے ایک ایسا آئینہ تیار کیا ہے جو دل کے سامنے رکھنے سے دل کی تمام خرابیوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ ٹیم اب اس آئینے کو بڑے پیمانے پر تیار کر رہی ہے۔

(مرسلہ: نصیر احمد سیلائٹ ٹاؤن جھنگ)

○

ہاتھی کی سونڈ اور پیٹ

ہاتھی کی سونڈ کے متعلق ہم اتنا ہی جانتے ہیں کہ یہ بہت طاقتور ہوتی ہے جس سے شیر بھی گھبراتا ہے لیکن اس کے علاوہ اس کے اور بھی فائدے ہیں۔ ہاتھی

Digitized by khalafat Library Rabwah

اپنی سونڈ میں پانی بھر کر اور سونڈ کے سرے کو منہ میں ڈال کر پانی پیٹ سے نکال بھی سکتا ہے۔ وہ گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ موسم گرما میں پیٹ میں سے پانی نکال نکال کر تمام جسم پر چھڑکتا رہتا ہے۔ مگر اس سے زیادہ حیرت ناک بات یہ ہے کہ پیٹ کے اندر سے نکالا ہوا پانی بہت صاف ستھرا ہوتا ہے اور اس میں کسی قسم کا بدبو بھی نہیں ہوتی۔

(نصیر الدین احمد جھنگ صدر)

○

۴۔ عجیب و غریب محل

روس کے ایک بادشاہ نے ۱۷۴۰ء میں اپنے لئے روس کے برفانی علاقے میں ایک محل بنوایا تھا جو برف کی سلیں کاٹ کر صرف برف ہی سے بنایا گیا تھا اس کی تعمیر میں برف اور لکڑی ہی استعمال ہوئی تھی۔ دنیا کے اس عجیب و غریب محل کی برف پانچ سال تک نہیں پگھلی۔

○

۵۔ ٹیلیویژن ٹیپ کیمرہ

ایک امریکن خرم نے دنیا کا سب سے پہلا ٹیلیویژن ٹیپ کیمرہ پیش کیا۔ یہ ٹیلیویژن پر پیش کی جانے والی آواز کو ۳۰ منٹ تک ریکارڈ کر سکتا ہے اور اسکرین پر پیش کی جانے والی تصاویر کھینچ سکتا ہے۔ اس میں بیٹری ساتھ ہوتی ہے اور کندھے پر بآسانی اٹھایا جا سکتا ہے۔

○

۶۔ پانی برسانے والا درخت

انڈونیشیا کے قریب سماٹرا نامی جزیرے میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے جو پانی برساتا ہے۔ یہاں کے باشندے اسے بارش والا درخت کہتے ہیں۔ دوپہر کو جب سورج کی شعاعیں زمین پر بالکل سیدھی پڑتی ہیں اس وقت یہ درخت اپنے اندر بھاپ جذب کر لیتا ہے کچھ دیر بعد یہ بھاپ جمع ہو کر پانی کی شکل میں برسنے لگتی ہے۔ اگر اس درخت کے نیچے ایک گھڑا رکھ دیا جائے تو وہ بڑی آسانی سے تھوڑی دیر میں بھر جائے گا۔

(انجم طارق - ربوہ)

●

تحفہ: اپنے عزیزوں کو "تشحیذ الاذہان" فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کریں!

(مینیجر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

میاں محمد نواز میموریل مقابلہ

انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش ۸

شرائط: اس مقابلہ میں اطفال کے علاوہ ناصرات بھی حصہ لے سکتی ہیں۔ اوّل آنے والے کو ایک سال تک بچوں کا پیارا رسالہ "تشحیذ الاذہان" مفت ارسال کیا جائے گا۔ دوم آنے والے ہونہار کو چھ ماہ تک کے لئے رسالہ "تشحیذ الاذہان" مفت ارسال کیا جائے گا۔

جوابات بھیجنے کا پتہ:۔ محمد عمر دراز تنویر۔ کوٹھی ۵۳ ڈی بلاک بی۔ سمن آباد لاہور

آپ بھی اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔ جوابات بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ دسمبر ہے۔

سوالات

(۱) "محمدؐ" کے معنی میں تعریف کی گئی۔ بتایئے "احمدؐ" کے کیا معنی ہیں؟

(۲) حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے صاحبزادے کا کیا نام تھا؟

(۳) کس قصے کو کلام پاک میں "احسن القصص" کہا گیا ہے؟

(۴) حضرت یعقوب علیہ السلام کس نبی کے صاحبزادے تھے؟

(۵) پہلی سورۃ کا نام بتایئے جو پوری نازل ہوئی؟

(۶) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس صحابیؓ کو کسریٰ کے کنگن پہننے کی بشارت دی تھی؟

(۷) بتایئے نمرود کس نبی کے زمانہ میں گزرا ہے؟

(۸) لفظ "حج" کے لغوی معنی کیا ہیں؟

(۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام کیا تھا؟

(۱۰) کن پہاڑیوں کو قرآن پاک میں شعائر اللہ (اللہ کی نشانیاں) کہا گیا ہے؟

(جوابات اگلے ماہ ملاحظہ فرمائیں)

Digitized by khalafat Library Rabwah

میاں محمد نواز میموریل مقابلہ

جوابات العامی مقابلہ ذہنی آزمائش نمبر (۷)

(۱) "شفیع المذنبین" ہمارے محبوب آقا حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ قیامت کے روز آپؐ کو امت کی شفاعت کی خصوصی اجازت مرحمت فرمائی جائے گی۔

(۲) حضرت علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کو "امام القراءت" کہا جاتا ہے۔

(۳) اذان سب سے پہلے مسجد نبوی میں دی گئی تھی۔ یہ مسجد مدینہ منورہ میں ہے۔

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام "عبداللہ" تھا۔

(۵) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کی شاخ بنی تیم سے تعلق رکھتے تھے۔

(۶) حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کا اصل نام "شیبہ" تھا۔

(۷) جمعہ کی نماز سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی امامت میں ہوئی۔

(۸) قرآن پاک کے پہلے مسلمان انگریزی مترجم حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ بعد میں مولوی محمد علی، جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے صدر تھے۔ انھوں نے ۱۹۱۷ء میں قرآن پاک کا انگریزی ترجمہ کیا۔

(۹) سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو خلفائے راشدین میں اوّل مقام حاصل ہوا) نے باقاعدہ بیت المال کا نظام رائج کیا۔

(۱۰) "منیٰ الاحمدی" کویت کی مشہور بندرگاہ ہے۔

○

تشحیذ الاذہان کا آئندہ شمارہ انشاء اللہ تعالیٰ خاص نمبر ہوگا

پیشگی طلبی کیلئے یہ بات نوٹ کر لیں کہ تشحیذ الاذہان سے خریداری کی اطلاع کرنا کہاں سے ممکن ہے (مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

★- خاموشی

فرانس کی مسز ڈیلز دنیا کی حساس ترین عورت تھی۔ ایک مرتبہ اس کے شوہر نے گھریلو جھگڑے کی وجہ سے ڈانٹ دیا اور کہا:

"چپ ہو جاؤ! کیا بے وقوفی کی باتیں کر رہی ہو!"

اس کے بعد اس خاتون کے ہونٹوں پر جیسے مہر لگ گئی وہ پینتیس ۳۵ سال تک چپ رہی۔ شوہر نے معافیاں مانگیں۔ خاندان والوں نے التجائیں کیں۔ مگر وہ چپ رہی۔

جب اس کی اکلوتی لڑکی کی شادی کے موقعہ پر اس سے رضامندی پوچھی گئی تو صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور اسی طرح خاموشی میں ہی انتقال ہو گیا۔

(انشورنس کوکب۔ جھنگ صدر)

○

تشحیذ کے بارے میں اپنی رائے سے آگاہ کریں!

★- میٹھے سموسے کھائیے!

اشیاء: میدہ ایک سیر، میدہ بادام، پستہ چھوہارے اور کھوپرا ایک ایک چھٹانک چینی ایک پاؤ۔

ترکیب: پستہ بادام، چھوہارے اور کھوپرا کو باریک کاٹ کر گھی میں تل لیں۔ میدہ ویسے ہی شامل کر لیں۔ اس میں چینی کی نصف مقدار یعنی ۲ پاؤ چھڑک دیں۔

میدہ میں ایک چھٹانک گھی ڈال کر بقیہ چینی کے قوام میں گوندھ لیں۔ میدے کی پوری بیل کر دو حصوں میں کر لیں ہر حصہ میں تیار شدہ میدہ رکھ کر سموسہ بنا لیں اور گھی میں تل لیں۔ لیجئے پچاس ساٹھ سموسے بن جائیں گے۔ مزے لے لے کر کھائیں۔

(طیبہ مبارکہ۔ گجرات)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

Digitized by khalafat Library Rabwah

انگیٹھی پوش کیلئے خوبصورت لوگری

سات مختلف رنگوں سے بنائیں!

بشریٰ بیٹ

ناروال

Digitized by khalafat Library Rabwah

لطیفے

(۱) گاہک: (دکاندار سے) "بھائی یہ کپڑا کیا گز ہے؟"

دوکاندار: "ڈیڑھ روپے گز"

گاہک: "سوا روپے گز دو گے!"

دکاندار: "سوا روپے گز تو مجھے گھر پڑتا ہے"

گاہک: "تو میں گھر سے آکر لے جاؤں گا۔"

---

(۲) استاد: (شاگرد سے) "تم میں سے کوئی ایسا اتفاقیہ معاملہ کی مثال دے سکتا ہے؟"

ایک لڑکا (جلدی سے) "جناب! اتفاق سے ایسا ہوا کہ میرے باپ اور میری ماں کی شادی ایک ہی دن ہوئی۔"

---

(۳) ایک شخص: (ٹیلی فون پر) "ہیلو! آپ کون بول رہے ہیں؟"

دوسرا: "میں بول رہا ہوں۔ آپ کون بول رہے ہیں؟"

پہلا: "جی ادھر سے میں بول رہا ہوں"

---

(۴) بیوی: "میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ جس وقت دودھ اُبلے مجھے بتا دیجئے گا۔"

خاوند: "بتا تو رہا ہوں کہ اس وقت سات بج کر بتیس ۳۲ منٹ ہوئے تھے۔"

(منور احمد طاہر کراچی)

امی جان: (غصے میں) "بیٹی تمام عمر تمہاری نوکریاں کرتے گذر گئی۔"

بیٹی (معصومیت سے) "امی شکر کریں آپ کو نوکری مل گئی، لوگوں کو تو نوکریاں ملتی ہی نہیں۔"

(سیدہ آمنہ یعقوب۔ ساہیوال)

ایک شخص کو کہیں جلدی جانا تھا۔ اس نے ایک آدمی سے وقت پوچھا کہ بھائی ٹائم کیا ہوا ہے دوسرے آدمی نے جواب دیا۔ "..... بج کر ۳ منٹ" اس شخص نے دوبارہ پوچھا۔ "بھائی صاحب مذاق نہ کریں بتائیں ٹائم کیا ہوا ہے؟" اس نے دوبارہ جواب دیا "..... بج کر ۳ منٹ" اُس آدمی کو غصہ آگیا تو دوسرے نے کہا۔ "معاف کرنا بھائی میری گھڑی میں گھنٹے کی سوئی نہیں ہے۔" (منور احمد کھوکھر کراچی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

پیارے بچّو!

کلیم اشرف کلیمی۔ کراچی

اَے میرے پیارے بچّو! کہنا نہ اُن کا مانو
جو دین کے ہیں دشمن اپنا اُنہیں نہ جانو

اپنا جو اُن کو سمجھے دُنیا میں خوار ہو وہ
جو اُن سے بچ کے گزرے تو دیندار ہو وہ

جو اُن کے ساتھ مِل کر مذہب کو گالیاں دیں
وُہ لوگ پیارے بچّو! بس بدنصیب ہی ہیں

ماں باپ اور بزرگوں کا جو ادب کرے گا
دُنیا میں سب سے اُونچا بن کر وہی رہے گا

اِس قول کو گرہ میں تم اپنی باندھ رکھنا
اِس قول پر عمل سے تم باوقار رہنا

شوخ لڑکے گندہ دِل کے کتنے ہی ہوں تو اَنا
اِک لڑکا پاک دِل کا کمزور اُن سے اچھا

تم بھی کلیمی اپنا دِل پاک صاف رکھّو
کوئی بُرا مِلے گر کہہ دو معاف رکھّو

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹفک سٹور
گنپت روڈ لاہور
کو ہمیشہ یاد رکھیں
فون نمبر ۶۴۵۰۰

ربوہ کے دو مشہور تحفے
ہاضمون
پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیرِ اعظم
سُرمہ مسیحائی
امراضِ چشم کیلئے بہترین سُرمہ
ملنے کا پتہ
نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار
جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور
خطبات علمائے سلسلہ کے اہم مضامین بیرونی ملکوں میں جماعت
کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی و غیر ملکی خبریں شائع ہوتی
ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ
کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے
مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ

مطب
فون: ۴۸۴۴
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے ہمارے شفاخانہ اور
مطب کی طرف رجوع فرمائیں
اوقات: صبح ۸ بجے سے ایک بجے دوپہر تک
شام ۴ بجے سے ۸ بجے شب تک
باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

Monthly TASH-HEEZ-UL-AZHAN Rabwah
DECEMBER 1977 Editor: M. Shafique Qaiser Regd. No. L 7128

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ

اپنی کتاب "آئینۂ کمالاتِ اسلام" میں فرماتے ہیں:-

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفےٰؐ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کی ہم
جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقشِ ہستی تری اُلفت میں مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری رہ میں اُڑایا ہم نے"

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا۔